

چاہا بہ چشم شوق، جو موسیٰ نے طور پر  
یاں دیکھتے ہیں روز وہی ہر چراغ میں  
یہ مکنت و وقار علائی یہ وحشتیں  
شورش ہے کچھ ضرور تمہارے دماغ میں

آسودگی سے زندگی  
بکسر لطف کی کوئی سی صورت  
ہو سکتی ہے جبکہ دل،  
درد اور داغ میں جدائی  
باقی ہی نہیں رہی۔

انسان کا اطمینان

خاطر اس وقت زائل ہو جاتا ہے۔ جب درد شروع ہو جائے یا دل پر کوئی داغ لگ جائے۔  
جس حالت میں درد و داغ دل کے مستقل رفیق بن جائیں تو اطمینان سے دن گزارنا ممکن  
ہی نہیں رہتا۔

۲۔ مشرح : حضرت موسیٰ جو جلوہ شوق کی آنکھوں سے کوہ طور پر دیکھنے کے  
آرزو مند تھے۔ وہ ہمیں روزانہ ہر چراغ میں نظر آتا ہے۔

۳۔ لغات : مکنت : قدرت، طاقت، توانائی

وقار : اصل لفظ : بالفتح ہے یعنی وقار لیکن فارسی ولے خدا جانے کیوں بالکسر بولنے  
لگے (وقار) یہ معنی حلم، تسکین، بعض اوقات جاہ و جلال کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔  
وحشت : کئی معنی ہیں۔ مثلاً نفرت، گھبراہٹ، جہالت، اداسی، آوارگی۔ اُلٹے  
سیدھے طور اختیار کرنا۔ غیر مانوس حرکتوں کا صادر ہونا۔ علائی سے مراد نواب علاء الدین  
احمد خاں، بن نواب امین الدین احمد خاں دلی لوہارویں، جو میرزا کے عزیز بھی تھے۔ یعنی غالب کی بیگم  
علائی کے والد کی چچری بہن تھی علائی کے دادا احمد بخش خاں اور بیگم غالب کے والد الہی بخش خاں حقیقی  
بھائی تھے۔ علائی زیادہ تر لوہارویں رہتے تھے ان میں اور میرزا غالب میں چھٹے چھٹاڑ اور لطیف  
بازمی کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ علائی نے خط لکھنے میں دیر کی۔ چپ چاپ  
اپنے کام میں مصروف رہے۔ لہذا میرزا نے یہ قطعہ انہیں لکھا جس کے آخری شعر کا مطلب  
یہ ہے کہ بڑے آرام اور آسودگی سے بیٹھے ہو۔ الٹی سیدھی حرکتیں کر رہے ہو۔ یقیناً تمہارے  
دماغ میں شورش ہے۔